قیمت فی پرچہ ۱۰ پیسے

جلد ۵۲/۱۷ ۸ تبلیغ ۱۳۴۲ھش - ۱۳ رمضان المبارک ۱۳۸۲ھ - ۸ فروری ۱۹۶۳ء نمبر ۳۴

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کے متعلق تازہ اطلاع

ربوہ ۷ فروری بوقت ۸½ بجے صبح

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ اِس وقت طبیعت بفضلہ تعالیٰ اچھی ہے۔

احباب جماعت خاص توجہ اور التزام سے دعائیں کرتے رہیں کہ مولیٰ کریم اپنے فضل سے حضور کو صحتِ کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے آمین اللّٰھم آمین

حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی کی صحت کے متعلق اطلاع

ربوہ ۷ فروری۔ حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی کی صحت کے متعلق اطلاع مظہر ہے کہ:

"آج رات طبیعت بے چین رہی"

احباب جماعت خاص توجہ اور التزام سے دعاؤں میں لگے رہیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے حضرت میاں صاحب مدظلہ العالی کو شفائے کامل و عاجل عطا فرمائے۔ آمین

درخواستِ دعا

مکرم چوہدری محمد شریف صاحب امیر جماعت ہائے احمدیہ ضلع منٹگمری لاہور سے مطلع فرماتے ہیں کہ ان کے بھائی مکرم چوہدری محمد تقی صاحب بیرسٹر کی علالت کو دو ماہ ہو چکے ہیں۔ اور وہ ابھی تک بے ہوش ہیں۔ ہوش میں آنے کے ابتدائی آثار تو ظاہر ہو رہے ہیں لیکن بہت وقتی ہوتے ہیں اور دن کا غالب حصہ بے ہوشی میں ہی گزرتا ہے۔

احباب جماعت کی خدمت میں درخواست ہے کہ ماہ رمضان کے مبارک ایام میں خاص توجہ سے دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ انہیں اپنے فضل سے جلد صحت یاب فرمائے آمین

ربوہ میں اوقاتِ سحر و افطار

تاریخ	انتہائے سحر	وقت افطار
۱۲ رمضان بروز جمعرات	—	۵-۴۹
۱۳ " " جمعہ	۵-۳۴	۵-۵۰
۱۴ " " ہفتہ	۵-۳۴	۵-۵۱
۱۵ " " اتوار	۵-۳۳	۵-۵۱

ارشاداتِ عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

انسان کی زاہدانہ زندگی کا بڑا بھاری معیار نماز ہے

وہ شخص جو خدا تعالیٰ کے حضور نماز میں گریاں رہتا ہے امن میں رہتا ہے

"انسان کی زاہدانہ زندگی کا بڑا بھاری معیار نماز ہے۔ وہ شخص جو خدا کے حضور نماز میں گریاں رہتا ہے امن میں رہتا ہے۔ جیسے ایک بچہ اپنی ماں کی گود میں چیخ چیخ کر روتا ہے اور اپنی ماں کی محبت اور شفقت کو محسوس کرتا ہے۔ اسی طرح پر نماز میں تضرع اور ابتہال کے ساتھ خدا کے حضور گڑگڑانے والا اپنے آپکو ربوبیت کی عطوفت کی گود میں ڈال دیتا ہے۔ یاد رکھو اس نے ایمان کا حظ نہیں اٹھایا جس نے نماز میں لذت نہیں پائی۔ نماز صرف ٹکروں کا نام نہیں ہے۔ بعض لوگ نماز کو تو دو چار چونچیں لگا کر جیسے مرغی ٹھونگیں مارتی ہے ختم کرتے ہیں اور پھر لمبی چوڑی دعا شروع کرتے ہیں۔ حالانکہ وہ وقت جو اللہ تعالیٰ کے حضور عرض کرنے کے لئے ملا تھا۔ اس کو صرف ایک رسم اور عادت کے طور پر جلد جلد ختم کرنے میں گزار دیتے ہیں اور حضورِ الٰہی سے نکل کر دعا مانگتے ہیں۔ نماز میں دعا مانگو نماز کو دعا کا ایک وسیلہ اور ذریعہ سمجھو۔

فاتحہ، فتح کرنے کو بھی کہتے ہیں یہ مومن کو مومن اور کافر کو کافر بنا دیتی ہے یعنی دونوں میں ایک امتیاز پیدا کر دیتی ہے اور دل کو کھول کر سینہ میں ایک انشراح پیدا کرتی ہے۔ اس لئے سورۃ فاتحہ کو بہت پڑھنا چاہیئے اور اس دعا پر خوب غور کرنا ضروری ہے۔ انسان کو واجب ہے کہ وہ ایک سائل کامل اور محتاج مطلق کی صورت بناوے اور جیسے ایک فقیر اور سائل نہایت عاجزی سے کبھی اپنی شکل سے اور کبھی آواز سے دوسروں کو رحم دلاتا ہے اسی طرح سے چاہیئے کہ پوری تضرع اور ابتہال کے ساتھ اللہ تعالیٰ کے حضور عرض حال کرے۔

پس جب تک نماز میں تضرع سے کام نہ لے اور دعا کے لئے نماز کو ذریعہ قرار نہ دے نماز میں لذت کہاں۔ یہ ضروری بات نہیں ہے کہ دعائیں عربی زبان میں کی جاویں چونکہ اصل غرض نماز کی تضرع اور ابتہال ہے۔ اس لئے چاہیئے کہ اپنی مادری زبان میں ہی کرے۔ انسان کو اپنی مادری زبان سے ایک خاص اُنس ہوتا ہے اور وہ پھر اس پر قادر ہوتا ہے۔ دوسری زبان سے خواہ اس میں کس قدر بھی دخل ہو اور مہارت کامل ہو ایک قسم کی اجنبیت باقی رہتی ہے۔ اس لئے چاہیئے کہ اپنی مادری زبان ہی میں دعا مانگے۔" (ملفوظات جلد دوم ص۱۲۵ و ۱۲۶)

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا۔

چندہ جلسہ سالانہ

اگر کسی وقت سلسلہ کو ضرورت نہ بھی ہو۔ تب بھی اللہ کی راہ میں مال خرچ کرنا مومنوں کے لئے لازمی اور ضروری ہوتا ہے۔ کیونکہ اس کے بغیر کوئی شخص مومن نہیں کہلا سکتا۔ نہ اس کا تزکیہ نفس ہو سکتا ہے اور نہ ہی وہ روحانی لحاظ سے ترقی کر سکتا ہے۔ حقیقی نیکی حاصل کرنے کے لئے ضروری ہے کہ انسان اپنی تمام طاقتیں اپنی تمام دولتیں جو اس کے نزدیک قابل قدر ہوں ان سب کو اللہ کی راہ میں لگا دے لن تنالوا البر حتی تنفقوا مما تحبون ۵ (سورہ آل عمران ع ۱۰) تم کامل نیکی کو ہرگز نہیں پا سکتے جب تک کہ اپنی پسندیدہ اور محبوب اشیاء خدا تعالیٰ کے لئے خرچ نہ کرتے رہو۔ لیکن آج تو اسلام کو۔ دنیا کے سب سے بڑے محسن حضرت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے لائے ہوئے دین کو ضرورت ہے اور اس دین کو تمام دنیا میں کامیاب اور بامراد کرنے کے لئے اللہ تعالیٰ کی طرف سے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ذریعہ جو کارخانہ کھولا گیا ہے۔ اس کارخانہ کو آپ کے مال کی ضرورت ہے۔ پس ایسے وقت میں اپنا مال خرچ کرنا دوہرے بلکہ تین گنا ثواب کا موجب ہے۔ کیونکہ اس خرچ میں اور بھی زیادہ ثواب ملتا ہے جو کسی مامور کی ہدایت اور منشاء کے مطابق کیا جائے۔ پھر کام بھی ایسا ہو۔ جس کے فائدے اور جس کی اہمیت ہر کس و ناکس کو نظر آتی ہو۔ جیسا کہ سلسلہ عالیہ احمدیہ کا سالانہ جلسہ ہے۔

میں تسلیم کرتا ہوں۔ کہ اس سال اس وقت تک گذشتہ سال سے کچھ زیادہ رقم چندہ جلسہ سالانہ کی مد میں وصول ہوئی ہے۔ اور ہو رہی ہے اور سال ختم ہونے سے پہلے مزید رقم اس مد میں جمع ہو جائیگی۔ لیکن وصولی کی موجودہ رفتار سے یہ توقع قائم نہیں ہو سکتی۔ کہ جلسہ سالانہ کے خرچ کے مطابق پوری رقم وصول ہو جائے گی۔ پس میں ان جماعتوں سے جنہوں نے ابھی تک اس کار خیر میں حصہ نہیں لیا یا بہت کم حصہ لیا ہے اپیل کرتا ہوں کہ وہ بھی اپنا فرض ادا کر کے اللہ اور رسولؐ کے حضور سرخرو ہو جائیں۔ ممکن ہے بعض جماعتوں کو یہ غلط فہمی ہو کہ اگر حصہ آمد اور چندہ عام ادا کر دیا جائے۔ تو چندہ جلسہ سالانہ ادا کرنے کی ضرورت نہیں رہتی یہ درست نہیں حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:۔

"اگر یہ طے کر لیا جاتا۔ کہ چندہ عام سے ہی جلسہ سالانہ کے اخراجات پورے کر لئے جائیں گے۔ تو اس صورت میں بے شک چندہ جلسہ سالانہ کی تحریک کو ایک معمولی بات سمجھا جاتا...... مگر جہاں تک مجھے علم ہے چندہ جلسہ سالانہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے زمانہ سے شروع ہے۔ بعض دوستوں نے غلطی سے یہ سمجھا ہے کہ یہ چندہ عام کا ہی ایک حصہ ہے مگر جسے الگ کر دیا جاتا ہے۔ حالانکہ مجھے ایک مثال بھی ایسی یاد نہیں جب چندہ جلسہ سالانہ کے لئے الگ تحریک کی گئی ہو۔ تو یہ چندہ نہایت ہی پرانے چندوں میں سے ہے...... پس جہاں میں سب کمیٹی کی یہ تجویز منظور کرتا ہوں۔ کہ آئندہ جلسہ سالانہ لازمی ہوگا۔ وہاں بجائے پندرہ فیصدی کے میں دس فی صدی مقرر کرتا ہوں...... مگر دس فی صدی چندہ کا یہ مطلب نہیں کہ جو پندرہ فی صدی دے سکتا ہے۔ وہ بھی نہ دے۔ جو شخص پندرہ فی صدی چندہ دیتا ہے۔ اس کا خدا کے پاس اجر ہے اور ہم اس کے اجر کے راستہ میں روک نہیں بن سکتے۔ پس اسی شرح پر اگر کوئی شخص خوشی سے زیادتی کرنا چاہے تو وہ ہر وقت کر سکتا ہے۔ لیکن وہ لوگ جو دس فی صدی چندہ نہیں دیتے انہیں ہم مجبور کریں گے کہ وہ دس فی صدی ضرور دیں۔"

(رپورٹ مجلس مشاورت ۱۹۳۸ء)

پس جلسہ سالانہ اسی طرح لازمی ہے جس طرح چندہ عام (یا موصیوں کے لئے حصہ آمد) کیونکہ جس عالی مقام امام نے (علیہ الصلوٰۃ والسلام) وصیت کی داغ بیل ڈالی تھی اسی امام نے چندہ جلسہ سالانہ جاری فرمایا تھا۔ اور جس اولوالعزم امام نے (ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز) چندہ عام کی موجودہ شرح مقرر فرمائی ہوئی ہے۔ اسی امام نے چندہ جلسہ سالانہ کی شرح مقرر فرمائی ہے۔

دوسرا عذر جو امکانی طور پر پیش کیا جا سکتا ہے یہ ہے کہ بعض احباب چندہ جلسہ سالانہ ادا نہیں کر سکتے قرآن مجید نے کیسے مکمل طور پر اس شبہ کا ازالہ کیا ہے۔ فرمایا۔ وکذالک جعلنٰکم امۃ وسطا لتکونوا شھداء علی الناس ویکون الرسول علیکم شھیدا (البقرہ ع ۱۷) اسی طرح ہم نے تمہیں ایک اعلیٰ درجہ کی امت بنایا ہے۔ تاکہ تم عامۃ الناس کے لئے گواہ نگران اور نمونہ بنو۔ جیسا کہ رسولؐ تمہارے لئے گواہ۔ نگران اور نمونہ ہے۔

شہادت سے یہی مراد ہے کہ مومن اپنے عمل سے سب دنیا کو دکھا دے۔ کہ اس کے دل میں سچا ایمان موجود ہے۔ جس طرح ایک مجاہد میدان جہاد میں اپنی جان ہتھیلی پر رکھ کر ثابت کر دیتا ہے کہ اس کا ایمان ایک زندہ حقیقت ہے اور دکھا دیتا ہے۔ کہ شوق ہو تو اللہ تعالیٰ کی راہ میں جان قربان کرنا کچھ مشکل نہیں۔ اسی طرح یہ بھی اعلیٰ درجہ کی شہادت ہے کہ انسان چندوں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیکر ثابت کر دیتا ہے کہ اس کے دل میں مال کے لئے دین سے زیادہ محبت نہیں اور دکھا دیتا ہے۔ کہ اپنی تمام ضرورتوں اور احتیاجوں کے باوجود چندہ کی ہر تحریک میں حصہ لیا جا سکتا ہے بشرطیکہ کسی شخص کے دل میں دین کی خدمت کے لئے جوش اور ولولہ موجود ہو۔

اللہ تعالیٰ نے ہمارے لئے یہ شہادت بھی بافراط مہیا کی ہوئی ہے اور جیسا کہ اخبار میں بار بار اعلان ہوا ہے بیسیوں اور سینکڑوں جماعتیں چندہ جلسہ سالانہ ادا کر کے متواتر یہ شہادت دیتی جا رہی ہیں۔ کہ چندہ جلسہ سالانہ کی ادائیگی لازمی اور ضروری ہے اور دوسرے چندوں کے ساتھ اس چندہ کی ادائیگی بھی صرف ممکن ہی نہیں بلکہ بہت سہل اور آسان ہے۔ بشرطیکہ ہر شخص اپنے عہد بیعت کا پاس رکھے کہ اس نے دین کو دنیا پر مقدم کرنا ہے۔

پس میں تمام پیچھے رہنے والی جماعتوں کے احباب اور عہدہ داروں سے التجا کرتا ہوں کہ وہ وقت کی نزاکت کا خیال کریں۔ اور چندہ جلسہ سالانہ کی ادائیگی کے لئے اپنے آپ کو تیار کریں۔ اور ایسا انتظام کریں۔ کہ سال ختم ہونے سے پہلے ہر جماعت اپنے بجٹ کی پوری ادائیگی کر دے۔

(ناظر بیت المال ربوہ)

انتخاب نمائندگان شوریٰ کے متعلق ایک ضروری فیصلہ

مجلس مشاورت ۱۹۶۲ء میں انتخاب نمائندگان کے سلسلہ میں ایک فیصلہ یہ ہوا تھا کہ سیکرٹریان مال بقایا دار نہ ہونے میں جلسہ سالانہ کے چندہ کو بھی شامل کر کے پھر رپورٹ کیا کریں۔ فیصلہ حسب ذیل ہے:۔

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز مجلس مشاورت ۱۹۳۶ء، ۱۹۳۸ء اور ۱۹۳۹ء میں یہ فیصلہ فرما چکے ہیں کہ چندہ جلسہ سالانہ لازمی چندوں میں شامل ہے پس نمائندہ مجلس مشاورت اور عہدیدار جماعت اس شخص کو مقرر کیا جائے جو چندہ عام یا حصہ آمد کے علاوہ چندہ جلسہ سالانہ کے بھی بقایا دار نہ ہو اس غرض کے لئے سیکرٹری مال کی تصدیق ضروری ہوگی۔

انتخاب نمائندگان برائے مجلس مشاورت ۱۹۶۳ء کی اطلاع بھجواتے وقت اس فیصلہ کو ملحوظ رکھیں۔

(پرائیویٹ سیکرٹری۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی)

عہدیداران مجالس خدام الاحمدیہ کی توجہ کیلئے

وقف جدید کی اہمیت کے پیش نظر مجالس کوشش کریں کہ جماعت کے افراد خصوصاً اراکین مجلس خدام الاحمدیہ میں سے کوئی فرد ایسا نہ رہے۔ جو اس تحریک میں حصہ نہ لے رہا ہو۔ کم از کم وعدہ چھ روپے سالانہ ہے جو گھر کے ہر فرد کی طرف سے علیحدہ علیحدہ ہونا چاہیئے۔ اگر کوئی استطاعت نہ رکھتا ہو تو گھر کے افراد کی طرف سے نام بنام کچھ نہ کچھ ادا کر کے بنیادی وعدہ چھ روپے پورا کر لیا جائے۔ بہرحال کوشش یہ کی جاوے کہ گھر کے سب افراد کو نام بنام اس تحریک میں شامل کیا جاوے۔

اس غرض کے لئے عہدیداران مجالس خدام الاحمدیہ سے درخواست ہے کہ وہ یکم فروری ۱۹۶۳ء تا پندرہ فروری ۱۹۶۳ء کے عرصہ میں خاص طور پر زیادہ وقت دے کر جماعت کے عہدیداران سے تعاون فرماتے ہوئے زیادہ سے زیادہ وعدے اکٹھے کرنے کی کوشش فرما دیں۔

نیز پندرہ فروری کے بعد اپنی مساعی کی رپورٹ معین اعداد و شمار کے ساتھ دفتر مرکزیہ ربوہ میں بھجوائیں۔

(مہتمم وقف جدید مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ)

درخواست ہائے دعا

۱۔ مکرم چوہدری محمد حسین صاحب لوکل آڈیٹر احمدیہ فارمز محمد آباد اسٹیٹ تقریباً ایک ہفتہ سے بیمار ہیں اور سول ہسپتال میرپور خاص میں زیر علاج ہیں۔ احباب جماعت چوہدری صاحب کے لئے دعا فرما دیں کہ مولا کریم انہیں صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرما دے۔ آمین

محمد اکبر فانی اکونٹنٹ ایجنسی محمد آباد اسٹیٹ ضلع تھرپارکر

۲۔ میری بڑی ہمشیرہ شوکت جہاں بیگم کئی دنوں سے گردے کی تکلیف میں مبتلا ہیں احباب جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ انہیں جلد صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔ (ملک محمد نصیر اللہ خان ربوہ)

روزنامہ الفضل ربوہ

مورخہ ۸ فروری ۱۹۶۳ء

"پیغام صلح" کی سخن فہمی کی ایک مثال

(۲)

دوسری بات جو الفضل کے اداریہ کے متعلق "پیغام صلح" نے لکھی ہے وہ حسب ذیل ہے:۔

"مولوی عبد الحمید صدیقی کے جواب میں "الفضل" نے مسئلہ ختم نبوت کی اس تعبیر کا بھی ذکر کیا ہے جو قادیانی جماعت کی طرف سے کی جاتی ہے وہ لکھتا ہے:۔

"جس قسم کی نبوت کے اجراء کے احمدی قائل ہیں وہ ہرگز "ختم نبوت" کے حقیقی مفہوم کے منافی نہیں۔ کیونکہ اگر خاتم النبیین کے معنے صرف لن یبعث اللہ من بعدہ رسولا ہوتے تو اللہ تعالےٰ ایسی واضح بات کے لئے وہی الفاظ استعمال کرتا جو اس نے دوسرے موقعہ پر کہے ہیں۔ اس ایک بات سے ہی واضح ہو جاتا ہے کہ خاتم النبیین کے معنی لن یبعث اللہ من بعدہ رسولا سے بہت الگ اور بلند تر ہیں اور شروع سے ہی جید اہل علم حضرات اس کو بیان کرتے آئے ہیں کہ اب ایسا نبی نہیں آسکتا جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے مقابلہ پر کوئی نیا پیغام لائے۔ البتہ اس معنے میں نبوت جاری ہے کہ اللہ تعالےٰ کسی ایسے شخص کو مبعوث کرے۔ جو سیدنا حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت کا عکس ہو اور آپ کی رسالت ہی کو دنیا میں جاگر کرے اس طرح احمدی ختم نبوت کی تعبیر میں منفرد نہیں ہیں۔"

ختم نبوت کی اس تعبیر کے بارہ میں ہم معاصر "الفضل" سے دریافت کرنا چاہتے ہیں کہ لن یبعث اللہ من بعدہ رسولا کے الفاظ کس کے بارہ میں کہے گئے ہیں اور کس نے کہے ہیں؟ کیا یہ اللہ تعالےٰ کے الفاظ ہیں؟ جو کسی رسول کے حق میں کہے گئے یا کسی رسول کے ماننے والوں کے الفاظ ہیں۔ ہمارے معاصر کو اعتراف ہوگا۔"

(پیغام صلح ۳۰ جنوری ۱۹۶۳ء ص۳)

ہم کو یہ اعتراف ہے کہ مفہوماً یہ بات نہ اللہ تعالےٰ نے اور نہ کسی رسول کے ماننے والوں نے کہی ہے مگر الفاظ ہیں اللہ تعالےٰ کے ہی۔ کیونکہ قرآن مجید کا ایک ایک لفظ اللہ تعالےٰ کا ہی فرمایا ہوا ہے۔ ہمیں یہ بھی اعتراف ہے کہ:۔

"یہ دونوں باتیں نہیں پھر یہ کس کے الفاظ ہیں اور کس کے متعلق کہے گئے ہیں؟ قرآن کریم کی جس آیت کے یہ الفاظ ہیں اس کے سیاق و سباق پڑھیئے فرماتا ہے:۔

ولقد جاءکم یوسف من قبل بالبینٰت فما زلتم فی شک مما جاءکم بہ حتی اذا ھلک قلتم لن یبعث اللہ من بعدہ رسولا۔ کذالک یضل اللہ من ھو مسرف مرتاب۔ قرآن کریم کے ان الفاظ سے ظاہر ہے کہ لن یبعث اللہ من بعدہ رسولا کہنے والے وہ لوگ تھے جو سرے سے سلسلہ رسالت ہی کے منکر تھے وہ حضرت یوسف کی زندگی میں ان کی تکذیب کرتے رہے۔ اور ان کے فوت ہونے کے بعد انہوں نے کہہ دیا کہ چلو چھٹی ہوئی اب اس کے بعد کوئی رسالت کا دعویٰ لیکر نہیں آئے گا۔"

(پیغام صلح ۳۰ جنوری ۱۹۶۳ء ص۳)

اس کے باوجود ہم معاصر کی خدمت میں عرض کرتے ہیں کہ یہاں معاصر نے "سخن فہمی عالم بالا معلوم شد" کا مظاہرہ کیا ہے ظاہر ہے کہ آل فرعون کی زبان عربی نہ تھی اللہ تعالےٰ نے ان کے قول کا مفہوم ہی اپنی زبان میں بیان فرمایا ہے۔ مطلب یہ ہے کہ جب یہ کہنا ہو کہ فلاں کے بعد کوئی رسول نہیں ہوگا۔ تو اللہ تعالےٰ کے فرمائے ہوئے الفاظ میں یہ اس طرح کہا جائے گا۔

لن یبعث اللہ من بعدہ رسولا۔

آل فرعون کا یہی مطلب تھا کہ یوسف علیہ السلام کے بعد دعوےٰ رسالت کرنے والا پیدا نہیں ہوگا۔ لہٰذا ہمارا مقصد صرف یہ تھا کہ اگر تقدم و تاخر زمانی کا خیال ظاہر کرنا ہوتا تو اللہ تعالےٰ سیدنا حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے متعلق خاتم النبیین کے بجائے ایسے الفاظ استعمال کرتا جس سے یہ امر بالوضاحت ادا ہو جاتا اسی طرح جس طرح

لن یبعث اللہ من بعدہ رسولا کے الفاظ سے واضح ہوتا ہے یہاں یہ الفاظ کس نے "کہے" کیوں کہے" کا سوال نہیں بلکہ زبان کا سوال ہے کہ کونسے الفاظ کس مطلب کو کہاں تک غیر مبہم طور پر بیان کرتے ہیں۔ آپ ہی بتلایئے کہ اگر آپ نے کہنا ہو کہ فلاں کے بعد اللہ تعالیٰ کوئی رسول مبعوث نہیں کرے گا۔ جیسا کہ آپ خاتم النبیین کے معنی سمجھتے ہیں تو کیا ایسے مفہوم کو ادا کرنے کے لئے

لن یبعث اللہ من بعدہ رسولا

کے الفاظ واضح ترین اور بہترین نہیں اس کے بعد معاصر لکھتا ہے:۔

"الفضل کا یہ کہنا کہ اگر ختم نبوت کے معنے یہ ہوتے ہیں کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد کوئی رسول نہیں آئے گا تو اللہ تعالےٰ بھی لن یبعث اللہ رسولا کے الفاظ استعمال کرتا کس قدر بے محل اور غیر موزوں ہے۔ جب حضرت رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے خاتم النبیین کے معنے ہی یہ کئے ہیں کہ لا نبی بعدی میرے بعد کوئی نبی نہیں آئیگا تو پھر یہ کہنا کہ اللہ تعالےٰ نے لن یبعث اللہ من بعدہ رسولا کیوں نہ کہا رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو جھٹلانا ہے۔"

(پیغام صلح ۳۰ جنوری ص۴)

ہم تو یہ بات نہیں سمجھ سکے کہ چونکہ خاتم النبیین کے معنے نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے لا نبی بعدی کر دیئے ہیں۔ اس لئے اللہ تعالیٰ کو لن یبعث اللہ من بعدہ رسولا" کے الفاظ استعمال کرنے کی کیا ضرورت تھی۔ البتہ یہاں معاصر نے خود تسلیم کر لیا ہے کہ خاتم النبیین سے لن یبعث اللہ من بعدہ رسولا کے الفاظ واضح تر ہیں کیونکہ آپ کو" خاتم النبیین" کے وہی معنے بیان کرنے کے لئے سند لانی پڑی ہے گویا اس سند کے بغیر خاتم النبیین کے معنے اس خاص مطلب کو ادا کرنے کے لئے ایسے صاف اور بین نہیں جیسے کہ لن یبعث اللہ من بعدہ رسولا کے الفاظ ہیں۔ کیا اس سے اللہ تعالےٰ پر (نعوذ باللہ) یہ اعتراض نہیں پڑتا کہ اس نے ایک مفہوم کو بیان کرنے کے لئے بالکل واضح ترین الفاظ استعمال نہیں کئے مگر رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو اس کے معنے "لا نبی بعدی" کے الفاظ سے کرنے پڑے۔ حالانکہ اس مفہوم کے اظہار کے لئے بہتر اور واضح تر الفاظ موجود تھے جب کفار کا وہی مفہوم ظاہر کرنا ہو تو اس وقت تو اللہ تعالےٰ واضح ترین الفاظ استعمال کرتا ہے۔ مگر جب اپنا وہی مفہوم ظاہر کرتا ہے تو اس کے صحیح مفہوم کی وضاحت رسول اللہ علیہ الصلوٰۃ والسلام پر چھوڑ دیتا ہے۔ یعنی سارا کام یہی یوں کہ دل کچھ تو وہ بھی کرے۔ حالانکہ اللہ تعالےٰ قرآن مجید کو بار بار کتاب مبین وغیرہ کہتا چلا جاتا ہے

ہم یہاں حدیث لا نبی بعدی کی سندی صحت پر بحث نہیں کرنا چاہتے جو بعض محدثین کے نزدیک مشکوک ہے تاہم عربی میں "بعد" کے وہ معنے نہیں ہیں جو پنجابی زبان میں سمجھے جاتے ہیں۔ عربی میں اس مفہوم کو ظاہر کرنے کے لئے اکثر "من" کا صلہ آتا ہے جیسا کہ لن یبعث اللہ من بعدہ رسولا میں آیا ہے۔

مثلاً فبای حدیث بعدہ یؤمنون میں لفظ "بعد" کے معنی سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی ذیل کی عبارت سے واضح ہو جاتے ہیں

"حسب آیت شریفہ فبای حدیث بعدہ یؤمنون وہ حدیث قولی یا فعلی قرآن کریم کی کسی صریح اور بین آیت سے مخالف تو نہیں۔ اگر مخالف نہیں ہوگی تو ہم بسروچشم اس کو قبول کریں گے اور اگر بظاہر مخالف نظر آئے گی۔ تو ہم حتی الوسع اس کی تطبیق اور توفیق کے لئے کوشش کریں گے۔ اور اگر ہم باوجود پوری پوری کوشش کے اس امر تطبیق میں ناکام رہیں گے۔ اور صاف صاف کھلے طور پر ہمیں مخالف معلوم ہوگی۔ تو ہم افسوس کے ساتھ اس حدیث کو ترک کر دیں گے"۔

(الحق مباحثہ لدھیانہ ص۱۰)

باقی دیکھیں ص۸ پر

جماعت احمدیہ کے متعلق غلط فہمیوں کا ازالہ

تقریر محترم مولانا جلال الدین صاحب شمس بر موقع جلسہ سالانہ ۶۲ء

جماعت احمدیہ کے جلسہ سالانہ ۱۹۶۲ء کے موقع پر مورخہ ۲۷ دسمبر کے پہلے اجلاس میں محترم جناب مولانا جلال الدین صاحب شمس نے مندرجہ بالا موضوع پر جو معرکۃ الآرا تقریر فرمائی تھی اسکے مکمل متن کی پہلی قسط درج ذیل کی جاتی ہے۔

اللہ تعالیٰ اپنی آخری کتاب شریعت قرآن مجید میں سیدنا و شفیعنا حضرت احمد مجتبیٰ محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو قوم کی تکذیب و ایذا رسانی پر تسلی دیتے ہوئے فرماتا ہے:۔

"کذبت قبلھم قوم نوح
والاحزاب من بعدھم
وھمت کل امۃ برسولھم
لیأخذوہ وجادلوا بالباطل
لیدحضوا بہ الحق
فاخذتھم فکیف کان
عقاب" (المومن ع)

یعنی اے رسول اگر تیری قوم نے تیری تکذیب کی ہے تو یہ کوئی نئی بات نہیں۔ ان سے پہلی قوموں نے بھی تکذیب کی اور ان کے بعد اور مختلف قوموں نے بھی جنہوں نے اپنے نبیوں کے خلاف جتھے بنا لئے تھے۔ اور ہر قوم نے اپنے رسول کے متعلق یہ ارادہ کر لیا کہ اُسے گرفتار کر لیں۔ اور جھوٹی دلیلیں اور جھوٹے واقعات بنا کر اس سے مجادلہ کیا۔ تا اپنی کج بحثی اور باطل کے زور سے حق کو اس کے مقام سے ہٹا دیں۔ پس میں نے انہیں پکڑ لیا۔ اب بتاؤ کہ میرا عذاب کیسا تھا۔

اور فرماتا ہے:۔

"وکذلک جعلنا لکل
نبی عدوا شیاطین الانس
والجن یوحی بعضھم الیٰ
بعض زخرف القول غرورا
ولو شاء ربک ما فعلوہ
فذرھم وما یفترون
ولتصغیٰ الیہ افئدۃ
الذین لا یؤمنون بالاخرۃ
ولیرضوہ ولیقترفوا
ما ھم مقترفون" (الانعام ع)

یعنی ہم نے انسانوں اور جنوں یعنی عوام الناس اور لیڈروں میں سے سرکشوں کو اسی طرح ہر ایک نبی کا دشمن بنا دیا تھا جس طرح کہ وہ اس وقت تیری دشمنی کر رہے ہیں۔ ان میں سے بعض بعض کو دھوکہ دینے کے لئے ان کے دل میں برے خیال ڈالتے ہیں۔ جو محض ملمع کی بات ہوتی ہے۔ اور اگر تیرا رب چاہتا تو وہ ایسا نہ کرتے پس تو بھی ان کو اور ان کے جھوٹ کو نظر انداز کر دے۔ اور اللہ تعالیٰ نے یہ اس لئے چاہا ہے تا آخرت پر ایمان نہ لانیوالوں کے دل اپنے اعمال کے نتیجہ میں ایسی ہی باتوں کی طرف جھکیں اور وہ اس جھوٹ کو پسند کرنے لگ جائیں اور تا وہ کمائیں جو وہ کما رہے ہیں اور وہ اپنے اعمال کا نتیجہ دیکھ لیں۔

ان آیاتِ شریفہ سے ظاہر ہے کہ ہر نبی اور مامور من اللہ کی جماعت کے خلاف انکے مخالفوں نے طرح طرح کی جھوٹی باتیں بنا کر غلط فہمیاں پھیلائیں اور قسما قسم کے خلاف واقعہ امور کو ایسی دروغ آرائی اور چرب زبانی سے شہرت دی کہ بہت سی مخلوق ان کے دام تزویر میں پھنس گئی اور پھر انہوں نے انبیاء و مامورین اور ان کی جماعتوں کو مٹانے اور دنیا سے نابود کر دینے کی کوشش کا کوئی دقیقہ فروگذاشت نہیں کیا۔

پس اے فرزندانِ احمدیت آج اگر سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور ہمارے متعلق غلط فہمیاں پھیلائی جاتی ہیں۔ تو یہ بھی ہماری صداقت کی ایک ایسی ہی دلیل ہے جیسی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی صداقت کی ایک دلیل قرآن مجید میں بیان ہوئی ہے۔

ما یقال لک الا ما قد قیل
للرسل من قبلک۔

یعنی اے رسول تجھ پر جو اعتراض کئے جاتے ہیں وہ وہی اعتراضات ہیں جو پہلے رسولوں پر کئے گئے۔ اور تیرے مخالف تجھ سے وہی سلوک اور معاملہ کر رہے ہیں جو پہلے رسولوں کے مخالفوں نے اپنے رسولوں سے کیا تھا۔ اور یہی بات حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنے متعلق اپنی کتاب حقیقۃ الوحی صفحہ ۱۳۷ میں فرمائی ہے:۔

"میں بار بار کہتا ہوں کہ اگر یہ
تمام مخالف مشرق اور مغرب کے
جمع ہو جاویں تو میرے پر کوئی ایسا
اعتراض نہیں کر سکتے کہ جس اعتراض
میں گزشتہ نبیوں میں سے کوئی
نبی شریک نہ ہو"

اسی طرح ہماری جماعت سے متعلق مخالفوں کی طرف سے جو غلط فہمیاں پھیلائی جاتی ہیں وہ ایسی نہیں ہیں جن میں اللہ تعالیٰ کے پہلے مامورین اور انبیاء کی جماعتیں شریک نہ ہوں جو ہماری صداقت کی ایک بیّن دلیل ہے۔

قرآن مجید سے یہ بھی صاف طور پر معلوم ہوتا ہے کہ جو جماعتیں انبیاء اور مامورین من اللہ کے ذریعے قائم کی جاتی ہیں ان سے متعلق دو قسم کی غلط فہمیاں پھیلائی جاتی ہیں۔ دینی بھی اور سیاسی بھی۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ سورہ مومن میں فرعون اور ہامان اور قارون کی طرف حضرت موسیٰؑ کے بھیجنے کا ذکر کر کے فرماتا ہے:۔

فلما جاءھم بالحق من
عندنا قالوا اقتلوا ابناء
الذین اٰمنوا معہ
واستحیوا نساءھم
وما کید الکافرین الا
فی ضلال۔ وقال فرعون
ذرونی اقتل موسیٰ
ولیدع ربہ انی اخاف
ان یبدل دینکم او
ان یظھر فی الارض الفساد
(مومن ع۳)

یعنی جب موسیٰؑ ہماری طرف سے واضح حق لیکر ان کے پاس آئے تو انہوں نے یعنی بادشاہ اور اسکے وزراء اور امراء نے بعد مشورہ اس پالیسی کا اعلان کیا کہ موسیٰؑ کیساتھ جو ایمان لائے ہیں ان کے بیٹوں کو تو قتل کر دو اور ان کی عورتوں کو زندہ رکھو اور کافروں کی تدبیر تو رائیگاں ہی جاتی ہے اور فرعون نے کہا مجھے موسیٰؑ کو قتل کرنے دو اور وہ بھی اپنے رب کو مدد کے لئے بلا لے۔ یقیناً مجھے ڈر ہے کہ کہیں وہ تمہارے دین کو نہ بدل دے یا یہ کہ وہ ملک میں فساد اور بغاوت نہ برپا کر دے۔

اب دیکھو فرعون نے ایک طرف تو یہ کہہ کر کہ وہ تمہارے دین کو بدل دے گا۔ مذہبی لوگوں کو موسیٰ علیہ السلام کے خلاف بھڑکا دیا اور دوسری طرف یہ کہہ کر کہ وہ ملک میں فساد اور بغاوت پیدا کر کے تم سے بادشاہت چھین لینا اور تم پر حاکم بن جانا چاہتا ہے ارباب سیاست کو ان کا مخالف بنا دیا۔

اسی طرح حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر بھی یہودی علماء نے ایک طرف تو کفریہ عقاید رکھنے کا بہتان باندھا اور دوسری طرف بادشاہ بننے اور قیصر کے باغی و دشمن ہونے کا الزام لگایا اور حضرت مسیح علیہ السلام نے پیلاطس کے سامنے یہ فرما کر کہ میری بادشاہت آسمانی ہے زمینی نہیں ان کے فریب کا پردہ چاک کیا۔

جب اللہ تعالیٰ کے انبیاء و مامورین کے ذریعہ سے قائم ہونے والی جماعتوں کے خلاف مخالفوں کے غلط فہمیاں پھیلانے، جھوٹے الزامات لگانے اور بہتان تراشنے کا سلسلہ پہلے ہی سے چلا آ رہا ہے۔ تو یہ کہاں ہو سکتا تھا کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے مامور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ذریعہ سے اشاعتِ اسلام کے لئے جو جماعت قائم فرمائی تھی اس کے خلاف بیہودہ سرائیاں نہ کی جاتیں، غلط فہمیاں نہ پھیلائی جاتیں، لغو و باطل الزام نہ لگائے جاتے، بہتان نہ باندھے جاتے۔

اب میں چند ایسی غلط فہمیوں کا ذکر کرتا ہوں جو مخالفین اس وقت عام طور پر ہماری جماعت سے متعلق بذریعہ تقریر و تحریر پھیلا رہے ہیں۔

ختمِ نبوت سے متعلق غلط فہمی

سب سے بڑی غلط فہمی جو ہمارے خلاف بذریعہ تحریر و تقریر پھیلائی جا رہی ہے وہ یہ ہے کہ گویا ہم نعوذ باللہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو خاتم النبیین نہیں مانتے۔

تمام احمدی اس امر کے گواہ ہیں کہ یہ ہم سب پر ایک افترائے عظیم ہے۔ ہم خدا تعالیٰ کو حاظر و ناظر جان کر یہ اعلان کرتے ہیں کہ ہمارا دین اسلام ہے۔ اور ہمارے عقائد اسلامی عقائد ہیں اور کوئی عقیدہ ہمارا اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول سیدنا محمد مصطفےٰ صلعم کی تعلیم کے خلاف نہیں اور ہم آنحضرت صلعم کے خاتم النبیین ہونے پر پوری قوت یقین و معرفت اور بصیرت سے ایمان رکھتے ہیں اور جو شخص آپ کو خاتم النبیین نہیں مانتا وہ ہمارے نزدیک مسلمان نہیں ہے۔ اور ہم نے یہ اعلان آج ہی نہیں کیا۔ بلکہ ہم سالہا سال سے یہی عقیدہ ظاہر کرتے آ رہے ہیں۔ تقریراً بھی اور تحریراً بھی۔ اور خود حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنی تصانیف میں اپنے آقا و مولا سیدنا حضرت محمد مصطفےٰ صلعم کے خاتم النبیین ہونے پر اپنا ایمان ظاہر فرمایا ہے چنانچہ آپ اسی انکار خاتم النبیین کے بہتان کو جو آجکل زیادہ تر دنیوی اغراض سے پھیلایا جا رہا ہے۔ ان الفاظ میں رد فرماتے ہیں:۔

"مجھے اللہ جلشانہ کی قسم ہے کہ میں
کافر نہیں لا الٰہ الا اللہ

محمد رسول اللہ میرا عقیدہ ہے

اور لکن رسول اللہ وخاتم النبیین پر آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی نسبت میرا ایمان ہے میں اس بیان کی صحت پر اس قدر قسمیں کھاتا ہوں جس قدر خدا تعالیٰ کے پاک نام ہیں اور جس قدر قرآن کریم کے حروف ہیں اور جس قدر آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے کمالات ہیں۔ کوئی عقیدہ میرا اللہ اور رسول کے فرمودہ کے خلاف نہیں اور جو کوئی ایسا خیال کرتا ہے خود اس کی غلط فہمی ہے اور جو شخص مجھے اب بھی کافر سمجھتا ہے اور تکفیر سے باز نہیں آتا وہ یقیناً یاد رکھے کہ مرنے کے بعد اس سے پوچھا جائے گا۔"

(کرامات الصادقین صہ ۲۵)

جس شخص کو خدا تعالیٰ سے ذرا سا بھی تعلق ہو اور جس نے انصاف پسندی سے کچھ بھی حصہ پایا ہو اتنی بڑی آسانی سے سمجھ سکتا ہے کہ جب آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے خاتم النبیین ہونے پر خود بانی سلسلہ احمدیہ کا اعتقاد ہو تو کوئی احمدی اس کے خلاف اعتقاد کس طرح رکھ سکتا ہے لیکن مخالفین ہیں کہ بڑی جسارت سے جماعت احمدیہ پر آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو خاتم النبیین تسلیم نہ کرنے کا باطل الزام لگائے جا رہے ہیں

سیدنا نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کو خاتم النبیین ماننے میں ہمارا دوسروں سے کوئی اختلاف نہیں اور ہمارے مخالفوں کا یہ کہنا کہ احمدی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے خاتم النبیین ہونے پر ایمان نہیں رکھتے کذب صریح اور بہتان عظیم ہے ہاں اگر وہ یہ کہتے کہ احمدی خاتم النبیین کے ان معنوں کو جو ہم کرتے ہیں نہیں مانتے تو ان کا یہ کہنا درست ہوتا لیکن وہ یہی کہتے آ رہے ہیں اور یہی کہتے چلے جا رہے ہیں کہ احمدی آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے خاتم النبیین ہونے پر ایمان نہیں رکھتے اور ان کے ایسا کرنے کی دو وجہ ہیں۔

وجہ اوّل

یہ کہ ان کا مقصود تو احمدیوں کے خلاف اشتعال پھیلانا اور ہنگامہ پیدا کرنا ہے اور یہ مقصود یہ سچی بات کہہ دینے سے کہ احمدی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو خاتم النبیین تو مانتے ہیں مگر خاتم النبیین کے ان معنوں کو جو ہم انھیں منوانا چاہتے ہیں نہیں مانتے حاصل نہیں ہو سکتا اس لئے وہ مخلوق میں احمدیوں کے خلاف غیض و غضب اور جوش اشتعال پیدا کرنے کے لئے منکر خاتم النبیین ہونے کا الزام لگاتے ہیں

وجہ دوم

ہمارے مخالفین کے مندرجہ بالا سیدھی اور صاف اور سچی بات نہ کہنے کی یہ ہے کہ اگر وہ کہہ دی جائے تو اس بہتان کا کہ احمدی آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو خاتم النبیین نہیں مانتے بالکل خاتمہ ہو کر بات صرف اتنی رہ جائے گی کہ احمدی خاتم النبیین کے ان معنوں کو نہیں مانتے جو مخالف حضرات خود مانتے اور احمدیوں کو بجبر منوانا چاہتے ہیں اور اور ظاہر ہے کہ کسی عبارت کو مان کر اس کے ایک معنوں کو نہ ماننا اور بات ہے اور اس عبارت کو نہ ماننا اور بات ہے کسی عبارت کے ایک معنوں کا انکار کرنے سے اس عبارت کا انکار لازم نہیں آتا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا خاتم النبیین ہونا قرآن شریف کی عبارت میں موجود ہے اس کا انکار اور چیز ہے جس سے انسان کافر ہو جاتا ہے مگر اس کے متعدد معنوں میں سے کسی ایک معنی کا انکار بالکل اور چیز ہے اور اس کا کفر سے کوئی تعلق نہیں کوئی شخص ایک معنی کی رو سے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو خاتم النبیین مانتا ہے اور کوئی دوسرے معنی کی رو سے تو ان دونوں میں سے کسی کو بھی حضور کے خاتم النبیین ہونے کا منکر نہیں کہا جا سکتا اور خاتم النبیین کے بہتر و مرجح معنے وہی ہوں گے جو لغت اور محاورہ عرب کے مطابق اور کتاب و سنت کے موافق ہوں اور جن سے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی شان اقدس و اطہر کا زیادہ خوبی و خوش اسلوبی سے اظہار ہوتا ہو۔ اور کسی عبارت کے معنے میں ایک فرد کا دوسرے فرد سے یا ایک جماعت کا دوسری جماعت سے اختلاف تو کوئی نئی بات نہیں اس کا سلسلہ تو ابتدا ہی سے چلا آتا ہے اسلام میں بہت سے فرقے عالم وجود میں کیوں آئے عبارتوں کے معانی میں اختلاف کے سبب سے ہی تو آئے دوسرے مسئلوں کے اختلاف سے قطع نظر اسی مسئلہ زیر بحث کو دیکھ لیا جائے کیا ہمارے مخالف خاتم النبیین کے جو معنے مان رہے ہیں اور جن کو نہ ماننے کی وجہ سے ہم کو کافر و مرتد اور سوختنی اور کشتنی قرار دے رہے ہیں ان معنوں کے ساتھ تمام اکابر گذشتہ کو اتفاق ہے یعنی انھوں نے یہی معنے کئے ہیں جو ہمارے مخالف کر رہے ہیں اگر انھوں نے یہ معنے نہیں کئے تو کیا ان حضرات نے ان پر بھی کوئی فتویٰ صادر کیا ہے کفر و ارتداد کا نہ سہی جہالت و ضلالت کا ہی سہی یہ کیا عجیب اندھیر ہے کہ جو بات ان کے مسلم مقتدا و پیشوا کہیں تو وہ مسلم بلکہ امام المسلمین اور وہی بات ہم کہیں تو دائرہ اسلام سے خارج اور مرتد و کافر۔ آج کل ہمارے مخالفین خاتم النبیین کے یہ معنے کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم آخری نبی

. . . .

آپ کے بعد کسی قسم کا کوئی نبی نہیں آ سکتا اگر آ جائے تو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم آخری نبی یعنی خاتم النبیین نہیں رہتے مگر یہ معنے تمام محقق بزرگان سلف کی تشریح کے خلاف ہیں کیونکہ ان کا عقیدہ یہ تھا کہ آنے والا مسیح نبی اللہ ہوگا اس لئے انھوں نے النبیین سے مراد ہر قسم کے نبی نہیں لئے بلکہ شرعی نبی مراد لئے ہیں یعنی آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے بعد کوئی نئی شریعت لانے والا نبی نہیں آ سکتا چنانچہ حضرت امام ملا علی قاری رحمۃ اللہ علیہ (متوفی ۱۰۱۴ھ) جو بڑے محقق اور فقہ حنفیہ کے ماہر اور جلیل القدر امام گذرے ہیں اپنی کتاب موضوعات کبیر میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی حدیث لو عاش ابراھیم لکان صدیقا نبیا پر بحث کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ اگر آپ کے فرزند ابراہیم زندہ رہتے اور نبی بن جاتے اسی طرح اگر حضرت عمر نبی بن جاتے تو وہ آپ کے اتباع میں سے ہوتے

اس ذکر کے بعد خاتم النبیین کی یہ تشریح فرماتے ہیں:۔

انہ لا یاتی نبی بعدہ ینسخ
ملتہ ولم یکن من امتہ

یعنی خاتم النبیین کے یہ معنے ہیں کہ آپ کے بعد کوئی ایسا نبی نہیں ہو سکتا جو آپ کی امت سے نہ ہو اور آپ کی شریعت کو منسوخ کرے گویا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے بعد ایسے نبی کا آنا جو آپ کا متبع اور امتی ہو اور آپ کی شریعت پر عامل ہو آپ کے خاتم النبیین ہونے کے منافی و مناقض نہیں ہے

اسی طرح حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلی رحمۃ اللہ علیہ (متوفی ۱۱۷۶ھ) جو بارہویں صدی کے مجدد بھی مانے گئے ہیں فرماتے ہیں۔

"ختم بہ النبیون ای لا
یوجد من یامرہ اللہ سبحانہ
بالتشریع علی الناس"
(تفہیمات الٰہیہ تفہیم ۵۳)

یعنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نبیوں کے خاتم ہونے سے یہ مراد ہے کہ آپ کے بعد کوئی ایسا ربانی مصلح نہیں ہو سکتا جسے خدا تعالیٰ کوئی نئی شریعت دے کر مامور کرے۔

اسی طرح حدیث لانبی بعدی کے معنے امام علامہ السید محمد بن عبد الرسول الحسینی البرزنجی الشہرزوری ثم المدنی (متوفی ۱۱۰۳ھ) نے جن کا شمار بعض نے مجددین میں بھی کیا ہے اپنی کتاب الاشاعۃ فی اشراط الساعۃ میں بحوالہ امام ملا علی قاری رح یہ لکھتے ہیں

"اما حدیث لا وحی بعدی فباطل
لا اصل لہ نعم ورد لا نبی
بعدی ومعناہ عند العلماء
لا یحدث بعدہ نبی بشرع
ینسخ شرعہ"

یعنی یہ حدیث کہ میرے بعد وحی نہیں باطل اور بے اصل ہے ہاں لانبی بعدی آیا ہے جس کے معنے علماء کے نزدیک یہ ہیں کہ آپ کے بعد کوئی نبی پیدا نہ ہوگا جو آپ کی شریعت کو منسوخ کرنے والا ہو گویا لانبی بعدی کے یہ معنے کہ میرے بعد کسی قسم کا کوئی نبی نہیں آئے گا اہل علم نہیں کرتے

اسی طرح حضرت امام محمد طاہر رحمۃ اللہ علیہ (متوفی ۹۸۶ھ) جو ایک نہایت بلند پایہ عالم تھے جنہوں نے صحاح ستہ کے زبان عربی نہایت مفید حواشی لکھے اور لغت حدیث میں ایک نہایت جامع اور مبسوط کتاب دو جلدوں اور ایک تکملہ پر مشتمل مجمع بحار الانوار لکھی۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کا یہ قول کہ تم (آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم) کو خاتم الانبیاء تو کہو لیکن یہ نہ کہو کہ آپ کے بعد کوئی نبی نہیں ذکر کرنے کے بعد فرماتے ہیں کہ آپ کا یہ قول حدیث لانبی بعدی کے منافی نہیں کیونکہ اس حدیث کے معنے لا نبی ینسخ شرعہ کے ہیں یعنی اس قول لا نبی بعدی سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا صرف یہ منشاء تھا کہ میرے بعد کوئی ایسا نبی نہیں آ سکتا جو آپ کی شریعت کو منسوخ کرنے والا ہو۔

اور جماعت احمدیہ بھی خاتم النبیین اور لانبی بعدی سے یہی مراد لیتی ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے بعد کوئی شرعی نبی نہیں آ سکتا اور نہ آپ کے ظہور کے بعد آپ کی امت سے باہر کوئی شخص مقام نبوت پر فائز ہو سکتا ہے۔

(باقی)

ہفتۂ وصیت

سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے فیصلہ مجلس مشاورت ۱۹۵۵ء کی تعمیل میں مجلس کارپرداز نے امسال "ہفتہ وصیت" منانے کے لئے ۵ لغائت ۱۲ اپریل ۶۳ء کے ایام مقرر کئے ہیں مقامی عہدہ داروں بالخصوص سیکرٹری صاحبان وصایا نوٹ فرمالیں اور اور پہلے سالوں کے مطابق اپنی اپنی جماعت میں منظم طور پر تحریک وصیت شروع کر دیں اور مقررہ ایام میں خاص طور پر زور دیں تاکہ اشاعت اسلام و اعلائے کلمۃ اللہ کے لئے انصار کی تعداد میں اس سال اور بھی اضافہ ہو جائے

وما توفیقنا الا باللہ العلی العظیم

(سیکرٹری مجلس کارپرداز بہشتی مقبرہ ربوہ)

درخواست ہائے دعا

مکرم محترم ڈاکٹر عبد الحمید صاحب ایم اے چھانگا مانگا کی اہلیہ صاحبہ محترمہ کا ... کا اپریشن حال ہی میں کراچی میں ہوا ہے، احباب کرام کی خدمت میں ان کی صحت کاملہ عاجلہ کیلئے دعا کی درخواست ہے

۲۔ مکرم محترم محمود احمد صاحب نائب امیر جماعت احمدیہ راولپنڈی بیمار ہیں اور ہسپتال میں زیر علاج ہیں نیز مکرم افتخار احمد صاحب برادر انوار احمد صاحب راولپنڈی بیمار ہیں اور ہسپتال میں داخل ہیں احباب کرام سے ان کی صحت کاملہ عاجلہ کی درخواست ہے۔

(ناظر اصلاح و ارشاد)

انما یخشی اللہ من عبادہ العلمٰؤا

تقریر "حقیقت نبوت" پر مصری صاحب کا تبصرہ اور ہمارا جواب

از مکرم قاضی محمد نذیر صاحب فاضل لائل پوری

۲

میں نے اپنی تقریر حقیقت نبوت میں بیان کیا تھا کہ نبوت کی تین اقسام ہیں تشریعی نبوت ۲۔ غیر تشریعی نبوت مستقلہ ۳۔ امتی نبوت، اور یہ بیان کیا تھا کہ امتی نبوت پہلی دو قسموں سے الگ قسم کی ہے اس قسم کا کوئی نبی آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے پہلے نہیں ہوا۔ اور میں نے یہ بیان کیا تھا کہ امت محمدیہ کا تین باتوں پر اجماع ہے پہلی بات یہ ہے کہ خاتم النبیین صلے اللہ علیہ وسلم کے بعد کوئی تشریعی نبی یا مستقل نبی نہیں آسکتا دوسری بات یہ کہ تمام انبیائے سابقین بالاصالہ یعنی مستقل نبی تھے اور تیسری بات جس پر اکثر علمائے امت کا اتفاق ہے یہ ہے کہ مسیح موعود امتی بھی ہوگا اور نبی بھی اور میں نے بتایا تھا کہ ان تینوں اجماعوں میں جماعت احمدیہ شامل ہے۔

اس پر جناب مصری صاحب لکھتے ہیں:۔

"جناب قاضی صاحب موصوف کی اس کتاب میں جو صریح مغالطے ہیں انھیں میں درج کرتا ہوں ص۲۸ پر قاضی صاحب موصوف لکھتے ہیں واضح ہو تین باتوں پر تمام امت محمدیہ کا اجماع ہے اور اس اجماع میں ہم احمدی شامل ہیں اگرچہ پہلی بات بھی ناقص طور پر بیان کی گئی ہے لیکن سردست اس کو چھوڑتا ہوں اور دوسری بات کو لیتا ہوں اس کے متعلق آپ لکھتے ہیں دوسرا مسئلہ جس پر تمام امت کا اجماع ہے یہ ہے کہ سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم سے پہلے جس قدر انبیاء دنیا میں مبعوث ہوئے ہیں وہ سب کے سب بالاصالتہ یعنی مستقل نبی تھے کسی دوسرے نبی کی پیروی سے انھوں نے مقام نبوت حاصل نہیں کیا تھا بلکہ خدا تعالےٰ نے ان کا انتخاب براہ راست کسی پہلے نبی کی اطاعت کی شرط کے بغیر کیا تھا اور نبی ہو کر وہ کسی دوسرے نبی کے امتی نہیں کہلاتے تھے چنانچہ اس حقیقت کی طرف قرآنی آیت وما ارسلنا من رسول الا لیطاع باذن اللہ (سورہ النساء آیت ۶۴) میں اشارہ بھی کیا گیا ہے کہ ہم نے کوئی رسول نہیں بھیجا بجز اس کے کہ وہ اللہ کے اذن سے مطاع ہو یعنی کوئی نبی کسی دوسرے نبی کا امتی یا مطیع بنا کر نہیں بھیجا گیا۔"

میری اس عبارت کو پیش کر کے مصری صاحب دو مغالطے کے عنوان کے ماتحت میرا پہلا مغالطہ یہ قرار دیتے ہیں:۔

"یہ بات قاضی صاحب موصوف کی سراسر حضرت اقدس مسیح موعود کی تحریر کے خلاف ہے اپنی کتاب چشمہ مسیحی ص۴۵ میں حضور نے صاف الفاظ میں علماء کا یہ مذہب لکھا ہے کہ بنی اسرائیل کے نبیوں کے متعلق ان کا یہ عقیدہ ہے کہ وہ حضرت موسیٰ کی پیروی سے نبی بنے تھے حتیٰ کہ حضرت عیسےٰ نے بھی مقام نبوت انہی کی پیروی سے حاصل کیا تھا حضور کے اصل الفاظ یہ ہیں "۔ وہ اقرار رکھتے ہیں (مسلمان علماء ازناقل) کہ موسیٰ نبی زندہ چراغ تھا جس کی پیروی سے صدہا نبی چراغ ہو گئے اور مسیح اسی کی پیروی تیس برس کر کے اور موسیٰ کی شریعت کا جوا اپنی گردن پر لے کر نبوت کے انعام سے مشرف ہوا۔"

(پیغام صلح ۱۷ اکتوبر ۱۹۶۲ء)

گویا مصری صاحب چشمہ مسیحی کی اس عبارت سے یہ دکھانا چاہتے ہیں کہ میرا یہ بیان غلط ہے بلکہ مغالطہ ہے کہ امت کا اس بات پر اجماع ہے کہ تمام انبیائے سابقین مستقل نبی تھے مصری صاحب چشمہ مسیحی کے اقتباس سے یہ ثابت کرنا چاہتے ہیں کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے نزدیک علماء یہ اقرار رکھتے ہیں کہ موسےٰ کے بعد آنے والے تمام اسرائیلی انبیاء جن میں حضرت عیسےٰ علیہ السلام بھی شامل ہیں سب غیر مستقل یا امتی نبی تھے۔

الزام کا جواب

میں اس الزام کا جواب دو طرح سے دینا چاہتا ہوں اوّل یہ کہ میری مراد اجماع امت سے اپنی تقریر میں اجماع اکثری ہے نہ کہ اجماعِ حقیقی۔ اجماع حقیقی تو صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے زمانہ کے بعد محال ہے اور صرف اجماع اکثری ہی ممکن ہے اور جمہور علماء کا مذہب یہی رہا ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے پہلے جس قدر انبیاء گزرے ہیں اور خود آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بھی سب مستقل انبیاء تھے ان میں سے کوئی بھی کسی دوسرے نبی کا امتی نہیں کہلاتا تھا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنے مکتوب ۱۷ اگست ۱۸۹۹ء میں نبی کی جو معروف تعریف لکھی ہے اس میں صاف لکھا ہے کہ وہ کسی دوسرے نبی کے امتی نہیں کہلاتے اور بغیر استفاضہ کسی نبی کے خدا تعالےٰ سے تعلق رکھتے ہیں یہ تعریف نبوت استقرائی ہے اور انبیائے سابقین کے افراد کو ملحوظ رکھ کر لکھی گئی ہے اور قرآن مجید بھی آیت وما ارسلنا من رسول الا لیطاع باذن اللہ (سورۃ النساء آیت ۶۵) میں اس بات کا موید ہے کہ تمام انبیائے سابقین علیہم السلام کسی دوسرے نبی کے مطیع یعنی امتی نہ تھے بلکہ مطاع یعنی مستقل نبی تھے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام بھی اپنا مذہب یہی بیان فرماتے ہیں کہ:۔

"بنی اسرائیل میں اگرچہ بہت نبی آئے مگر ان کی نبوت موسیٰ کی پیروی کا نتیجہ نہ تھا بلکہ وہ نبوتیں براہ راست خدا کی ایک موہبت تھیں موسیٰ کی پیروی کا اس میں ایک ذرہ دخل نہ تھا۔"

(حقیقت الوحی حاشیہ ص۹۷)

کیا جناب مصری صاحب موصوف حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے اس بیان کو بھی اجماع امت کے خلاف سمجھتے ہیں! حضرت مسیح موعود علیہ السلام تو ایام الصلح میں اپنے تئیں اہل السنت کے تمام اجماعی عقائد کا بھی قائل قرار دیتے ہیں تو پھر آپ کا یہ عقیدہ کیسے اجماعی ہوا جبکہ اس عقیدہ کو میرے اجماعی قرار دینے پر آپ میرے بیان کو جھٹلاتے ہیں دیکھئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:۔

"وہ تمام امور جن پر سلف صالحین کو اعتقادی اور عملی طور پر اجماع تھا اور وہ امور اہل السنت کی اجماعی رائے سے اسلام کہلاتے ہیں ان سب کا ماننا فرض ہے اور ہم آسمان اور زمین کو اس بات پر گواہ کرتے ہیں کہ یہی ہمارا مذہب ہے۔"

(ایام الصلح ص۸۶)

سوال اوّل

پس انبیائے بنی اسرائیل کی جو موسیٰ علیہ السلام کے بعد ہوئے نبوت مستقلہ کے متعلق حقیقت الوحی حاشیہ ص۹۷ سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا جو بیان اوپر درج کیا جا چکا ہے اس کے متعلق مصری صاحب بتائیں کہ وہ اہل السنت کے اجماعی عقیدہ کے مطابق ہے یا نہیں؟ اگر مطابق ہے تو میں نے اپنی تقریر میں اگر تمام انبیائے سابقین کی نبوت مستقلہ ہونے کے متعلق اجماع قرار دیا تو کیا جرم کیا۔؟

سوال دوم

اگر چشمہ مسیحی کی عبارت کا مفہوم یہی ہے جو مصری صاحب بتاتے ہیں کہ علماء اقرار رکھتے ہیں کہ موسےٰ علیہ السلام کے بعد آنیوالے نبی براہ راست منتخب نہیں ہوئے تھے بلکہ ان علماء کے نزدیک وہ امتی نبی یا غیر مستقل نبی تھے تو پھر مصری صاحب بتائیں کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کس طرح یہ دعویٰ کرتے ہیں کہ آپ اہل السنت کے اجماعی عقیدہ کے قائل ہیں جب کہ آپ نے صریح طور پر یہ لکھا ہے کہ انبیائے بنی اسرائیل کی نبوت براہ راست تھی حضرت موسیٰ علیہ السلام کی پیروی کا اس میں ذرہ دخل نہ تھا؟ اگر چشمہ مسیحی کی عبارت کا وہی مفہوم درست ہے جو مصری صاحب نے بیان کیا ہے تو پھر یہ علماء جو ایسا اقرار رکھتے ہیں اہل السنت کے اجماع سے اختلاف رکھنے کی وجہ سے اہل بدعت تو قرار پا سکتے ہیں اجماع کو توڑنے والے قرار نہیں دیئے جا سکتے

(باقی)

لیڈر بقیہ صفحہ ۲:۔

لہٰذا "لا نبی بعدی" کے معنے اوپر کی تصریح کی روشنی میں یہ ہیں کہ کوئی نبی آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے مخالف اور آپ کی آوردہ تعلیمات کو منسوخ کر کے اپنی نئی تعلیمات چلانے کے لئے نہیں آسکتا البتہ ایسا نبی آسکتا ہے جو آپ ہی کی امت میں سے ہو اور آپ ہی سے فیض پا کر آپ ہی کی آوردہ تعلیمات کی تبلیغ و اشاعت کے لئے مبعوث ہو۔

لہٰذا معاصر "پیغام صلح" کا یہ کہنا بھی غلط ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے خاتم النبیین کے معنی "میرے بعد کوئی نبی نہیں آئے گا" کئے ہیں کیونکہ "لا نبی بعدی" کے یہ معنے ہیں ہی نہیں جو معاصر نے اردو میں خود کر ڈالے ہیں۔

درخواست ہائے دعا

میری اہلیہ امۃ القدیر ایک عرصہ سے بیمار چلی آرہی ہیں چند دنوں سے گردن پر گلٹیوں اور تیز بخار کی وجہ سے تکلیف بہت زیادہ ہے احباب کرام دعا فرماویں کہ اللہ تعالےٰ اپنے فضل اور رحم کے ساتھ اسے جلد اور مکمل صحت عطا فرمائے آمین۔

(شیخ عبدالرشید احمد ادریس نا کھاڑی حال کراچی)

۲۔ میرے نانا جان ملک محمد خیر اللہ صاحب ریٹائرڈ ڈپٹی انسپکٹر آف سکولز محلہ دارالرحمت (وسطی) چند دنوں سے بیمار ہیں نیز میری پھوپھی صاحبہ بھی بیمار رہتی ہیں دونوں کے لئے احباب دعا فرماویں کہ اللہ صحت عطا فرمائے۔

(ملک بشیر الدین خاں مورو سندھ ضلع نواب شاہ)

وصایا

ضروری نوٹ:۔ (۱) مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز اور صدر انجمن احمدیہ کی منظوری سے قبل صرف اس لئے شائع کی جارہی ہیں تاکہ اگر کسی صاحب کو ان وصایا میں سے کسی وصیت کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو وہ دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ دن کے اندر اندر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں (۲) ان وصایا کو جو نمبر دئے گئے ہیں وہ ہرگز وصیت نمبر نہیں ہیں بلکہ مسل نمبر ہیں۔ وصیت نمبر صدر انجمن احمدیہ کی منظوری حاصل ہونے پر دئے جائیں گے۔ (۳) وصیت کی منظوری تک وصیت کنندہ اگر چاہے تو اس عرصہ میں چندہ عام ادا کرتا رہے مگر بہتر یہی ہے کہ وہ حصہ آمد ادا کرے کیونکہ وہ وصیت کی نیت کر چکا ہے۔

وصیت کنندگان۔ سکرٹری صاحبان مال اور سکرٹری صاحبان وصایا اس بات کو نوٹ کریں۔

(اسسٹنٹ سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ)

مسل نمبر ۱۶۹۳۲:۔ میں قاسم علی ولد چوہدری غلام محمد صاحب قوم جٹ ڈھکو پیشہ کاشتکاری عمر ۴۸ سال تاریخ بیعت ۱۹۳۲ء ساکن چک ۳/۵۳ ڈاکخانہ بچیکی تحصیل ننکانہ صاحب ضلع شیخوپورہ صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۶/۱۰/۶۲ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائداد منقولہ و غیر منقولہ اس وقت کوئی نہیں ہے۔ میرا گذارہ ششماہی آمد پر ہے۔ جو اس وقت بذریعہ کاشتکاری یا معمولی تجارت کپڑا پر ہے۔ جو کہ مبلغ یکصد پچاس روپیہ کے قریب ہے۔ میں تازیست اپنی ششماہی آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ضلع جھنگ کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جس قدر متروکہ ثابت ہو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ نیز کمی بیشی آمد کا بھی وقتاً فوقتاً اطلاع دیتا رہوں گا۔

ربنا تقبل منا انت السمیع العلیم۔

الراقم حافظ محمد عبداللہ احمدی سیکرٹری مال انجمن احمدیہ بچیکی ضلع شیخوپورہ ۱۶/۱۰/۶۲

العبد:۔ قاسم الدین ولد چوہدری غلام محمد نشان انگوٹھا۔ گواہ شد:۔ حافظ محمد عبداللہ ولد شیخ امام الدین صاحب سیکرٹری انجمن احمدیہ بچیکی ضلع شیخوپورہ۔ گواہ شد: سید ولایت شاہ ولد سید رمضان شاہ مرحوم انسپکٹر وصایا کارکن دفتر وصیت ربوہ

مسل نمبر ۱۶۸۸۰:۔ میں محمد عبدالرفیع ولد محمد عبدالصمد مولوی فاضل قوم بسی راجپوت پیشہ طالب علم عمر ۱۸ سال تاریخ بیعت پیدائشی ساکن پشاور ڈاکخانہ خاص ضلع پشاور صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۶/۱۲/۶۲ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری موجودہ جائداد منقولہ کتب وغیرہ جن کی مالیت قریباً دو صد روپیہ ہے میں اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ اس کے علاوہ میرا جیب خرچ مبلغ پانچ روپے ہے جو مجھے والد صاحب کی طرف سے ملتا ہے میں تازیست ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہوں گا۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہوگا اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔

العبد:۔ محمد عبدالرفیع معرفت مسجد احمدیہ سول کوارٹر پشاور صدر۔

گواہ شد:۔ صوبیدار محمد عبدالصمد مولوی فاضل والد موصی ہیڈ کوارٹر ای ایم ای اے ایریا پشاور

گواہ شد:۔ محمد ابراہیم انسپکٹر دفتر وصیت حال پشاور۔

مسل نمبر ۱۶۹۲۳:۔ میں محمد حنیف ظفر ولد محمد اسمٰعیل قوم مغل پیشہ طالب علم عمر ۱۸ سال تاریخ بیعت ۲۰ اپریل ۱۹۵۹ء ساکن چوہڑکانہ منڈی ڈاکخانہ خاص ضلع شیخوپورہ صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۸/۹/۶۲ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔

میری جائداد اس وقت کوئی نہیں کیونکہ میں طالب علم ہوں مجھے چچا محمد ابراہیم سیکرٹری مال چوہڑکانہ منڈی کی طرف سے مبلغ پانچ روپے بطور جیب خرچ ملتا ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جس قدر متروکہ ثابت ہو اسکے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ الراقم الحروف محمد حنیف ظفر ولد محمد اسمٰعیل معرفت محمد ابراہیم سکرٹری مالی جماعت احمدیہ منڈی چوہڑکانہ۔ العبد محمد حنیف ظفر ۱۸/۹/۶۲۔ گواہ شد ابراہیم ولد پیر دتہ سکرٹری جماعت احمدیہ چوہڑکانہ منڈی ضلع شیخوپورہ ۱۸/۹/۶۲۔ گواہ شد سید ولایت شاہ ولد سید رمضان شاہ صاحب مرحوم انسپکٹر وصایا کارکن دفتر وصیت۔ حال چوہڑکانہ منڈی ضلع شیخوپورہ

نمبر ۱۶۹۲۵:۔ میں ملک محمد موسیٰ ولد ملک دائم خان صاحب قوم کیر کا پیشہ ملازمت عمر ۴۸ سال تاریخ بیعت پیدائشی ساکن کالیہ ڈاکخانہ اجنبہ ضلع شیخوپورہ صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۸/۱۰/۶۲ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میرا گزارہ صرف جائداد کی آمد پر ہے۔ اس وقت میرے پاس ۳۳ ایکڑ نہری اراضی اور دو بھینس قیمتی اندازاً سات سو روپیہ۔ زمین کی قیمت تقریباً اکتیس ہزار روپیہ ہوگی اسکے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ میں بعد حصہ جائداد داخل کروں یا جائداد کا کوئی حصہ انجمن کے حوالہ کرکے رسید حاصل کرلوں تو ایسی رقم یا ایسی جائداد کی قیمت حصہ جائداد وصیت کردہ سے منہا کردی جائے گی اگر اسکے بعد کوئی جائداد پیدا کروں یا آمد کا کوئی اور ذریعہ پیدا ہو جائے تو اسکی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہونگا اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اسکے حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی یہ زمین موضع کالیہ تحصیل ننکانہ میں واقع ہے۔ العبد ملک محمد موسیٰ ولد ملک دائم خان ساکن کالیہ ضلع شیخوپورہ۔ گواہ شد مولوی عبدالرحمان معلم جماعت احمدیہ اجنبہ ضلع شیخوپورہ۔ گواہ شد سید لال شاہ امیر جماعت احمدیہ اجنبہ بمقام واربرٹن ضلع شیخوپورہ۔

"بھارت نے کوئی ٹھوس تجویز پیش نہ کی تو کراچی کی بات چیت ناکام ہو جائے گی"

"رائے شماری تمام بین الاقوامی مسائل کا مسلمہ حل ہے" (بھٹو)

کراچی ۷ر فروری۔ وزیر خارجہ مسٹر ذوالفقار علی بھٹو نے کل کراچی پہنچ کر کہا کہ نئی دہلی میں بات چیت کے دوسرے دور میں بھارت نے اپنی پوزیشن مبہم اور غیر واضح چھوڑ دی تھی چنانچہ مجھے امید ہے کہ بھارت نئی دہلی میں مسئلہ کشمیر کے تصفیہ کے لئے جو تجاویز پیش کی تھیں وہ کراچی میں بات چیت کے تیسرے دور میں ان کی وضاحت کرے گا۔ اور اپنا نقطہ نظر ہمیں سمجھائے گا۔ اس سے قبل لاہور کے ہوائی اڈے پر مسٹر ذوالفقار علی بھٹو نے کہا کہ میں پنڈت نہرو کے نقش قدم پر چل کر بات چیت پر برا اثر نہیں ڈالنا چاہتا۔ پنڈت نہرو جو بیان دے رہے ہیں اگر میں ان کا جواب دینا شروع کر دوں تو اس سے بات چیت کو نقصان پہنچے گا۔

وزیر خارجہ پاکستان مسٹر ذوالفقار علی بھٹو نے کراچی میں اخباری نمائندوں کو بتایا کہ اگر بھارت نے مذاکرات کے تیسرے دور میں کوئی ٹھوس تجویز پیش نہ کی تو یہ بات چیت کے لئے امید افزا نہ ہوگا۔ اس طرح بات چیت کے آگے بڑھنے کی بجائے ٹوٹ جانے کا خطرہ ہے۔

وزیر خارجہ پاکستان نے ایک سوال کے جواب میں کہا کہ بھارتی اخبارات کہہ رہے ہیں کہ رائے شماری کی تجویز کی بجائے مسئلہ کشمیر کے کسی "سیاسی حل" پر غور کیا جائے۔ یہ بات میری سمجھ میں نہیں آتی آخر رائے شماری کیا ہے؟ یہ بھی تو ایک سیاسی حل ہے۔ اور ایک ایسا حل ہے جسے تمام دنیا تسلیم کرتی ہے تاہم جب تک "سیاسی سمجھوتے" کی وضاحت نہیں کر دی جاتی میں اسکے بارے میں کچھ زیادہ نہیں کہہ سکتا۔

مسٹر بھٹو نے ایک اور سوال کے جواب میں کہا کہ بات چیت وہیں سے شروع کی جائے گی جہاں نئی دہلی میں چھوڑی گئی تھی۔ اور مجھے امید ہے کہ ہم آگے بڑھیں گے۔

اس سے قبل مسٹر بھٹو نے لاہور کے ہوائی اڈے پر بتایا کہ مسئلہ کشمیر کا تعلق تمام کشمیری عوام کے ساتھ ہے اس سلسلے میں انہیں جغرافیائی اقتصادی یا مذہبی بنیادوں پر تقسیم نہیں کیا جا سکتا۔ یہ ایک انسانی مسئلہ ہے جس کا تعلق بلا تفریق مذہب تمام کشمیری عوام سے ہے۔ آپ نے پنڈت نہرو کے اس بیان پر کہ "بھارت نے کشمیر کی مذہبی تقسیم کو کبھی تسلیم نہیں کیا" تبصرہ کرنے سے انکار کر دیا۔ آپ نے کہا میں نے یہ بیان صرف اخبارات میں پڑھا ہے اور مجھے اس کا متن سرکاری طور پر موصول نہیں ہوا۔

ضرورت ہے

تعلیم الاسلام ہائی سکول ربوہ میں نئے سیشن (شروع اپریل) میں ایک ایس وی اور ایک مولوی فاضل ٹرینڈ اساتذہ کی ضرورت ہے مرکز سلسلہ میں خدمت کے خواہش مند اپنی درخواستیں ۱۰ مارچ تک مع نقول اسناد و سفارش و تصدیق امیر یا پریذیڈنٹ صاحب بھجوا دیں۔

ہیڈ ماسٹر تعلیم الاسلام ہائی سکول ربوہ

۲۔ نصرت گرلز ہائی سکول ربوہ کے لئے ایک بی۔ ایس سی۔ بی ایڈ اور ایک پی ٹی جونیئر ڈپلومہ ہولڈر کی فوری ضرورت ہے۔ تنخواہ اور مہنگائی الاؤنس گورنمنٹ کی مقررہ شرح کے مطابق۔ درخواست بنام مینیجر صاحب نصرت گرلز سکول۔

ہیڈ مسٹرس
نصرت گرلز ہائی سکول ربوہ

ماہی پروری (مچھلیاں پالنے) کی تربیت

ماہی پروری نفع مند مشغلہ کے علاوہ آمدنی کا معقول ذریعہ ہے یہ آمد پیدا کرنے کے لئے زیادہ سرمایہ کی بھی ضرورت نہیں۔

ایک تالاب چھوٹا ہو یا بڑا بنیادی سرمایہ ہے۔ اس صنعت کو فروغ دینے کے لئے حکومت مغربی پاکستان نے بعض تربیتی مراکز قائم کئے ہوئے ہیں جن میں سے ایک اہم مرکز لاہور شیخوپورہ روڈ پر شاہدرہ سے چار پانچ میل دور کوٹ عبدالمالک ہے۔ اس مرکز میں ماہی پروری کے لئے ایک ششماہی کورس عنقریب شروع ہونے والا ہے۔ نہ صرف اس میں مفت تعلیم دی جائے گی بلکہ منتخب امیدواروں کو ۵۰/- روپیہ ماہوار وظیفہ بھی دیا جائے گا۔ ٹریننگ کی تکمیل کے بعد حکومت پر ملازمت مہیا کرنے کی کوئی ذمہ داری نہ ہوگی۔ دوران تربیت قیام و طعام کا اپنا انتظام کرنا ہوگا۔ امیدواران کے لئے انگریزی جاننا ضروری ہے مگر ترجیح میٹرک پاس کو دی جائے گی۔

دیہات میں رہنے والے اور خاص طور پر زراعت پیشہ نوجوانوں کے لئے بڑا اچھا موقعہ ہے وہ آسانی سے اپنی زمین میں تالاب بنا سکتے ہیں۔ ان کو اس موقعہ سے فائدہ اٹھاتے ہوئے تربیت حاصل کرنی چاہیئے۔ چھ ماہ کا عرصہ کوئی فنی مہارت حاصل کرنے کے لئے لمبا نہیں ہے۔

جو نوجوان داخلہ لینا چاہیں وہ حسب ذیل پتہ پر درخواست دیں۔

انچارج فشریز ٹریننگ سنٹر کوٹ عبدالمالک شاہدرہ

درخواستیں ۲۵ تک پہنچ جانی چاہئیں (ناظر زراعت صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ)

پنڈت نہرو مسئلہ کشمیر پر بات چیت کے سلسلہ میں بد دیانتی کا مظاہرہ کر رہے ہیں

کشمیری عوام بھارت کے ہتھکنڈوں سے متاثر ہوئے بغیر آزادی کی جدوجہد جاری رکھیں گے

لاہور ۷ر فروری۔ صدر آزاد کشمیر جناب کے ایچ خورشید نے کہا ہے کہ کشمیر مذاکرات کے سلسلہ میں بھارتی وزیر اعظم پنڈت نہرو اور ان کی حکومت بد دیانتی کا مظاہرہ کر رہی ہے۔ جناب خورشید راولپنڈی سے کراچی جاتے ہوئے کل لاہور کے ہوائی اڈہ پر اخبار نویسوں سے بات چیت کر رہے تھے جناب خورشید سے جو وزیر خارجہ جناب ذوالفقار علی بھٹو کے ساتھ پی آئی اے کے ڈیپارچر میں سفر کر رہے تھے کیونکہ وہ ایک نجی دورہ پر کراچی جا رہے ہیں تاہم کشمیر کے مذاکرات کے دوران پاکستانی وفد نے اگر ان سے مشورہ کرنا چاہا تو ان کی موجودگی یقیناً مفید ثابت ہوگی مانچسٹر گارڈین کے نمائندے کو پنڈت نہرو نے جو انٹرویو دیا ہے اس پر تبصرہ کرتے ہوئے صدر آزاد کشمیر نے کہا کہ پنڈت نہرو نے مسئلہ کشمیر کے تصفیہ کے سلسلہ میں ایک پُر اسرار اور بد دیانتی پر مبنی پالیسی اختیار کر رکھی ہے انہوں نے کہا اخبارات میں مسٹر نہرو سے جو باتیں منسوب کی گئی ہیں اگر وہ درست ہیں تو پھر مجھے کہنے میں کوئی باک نہیں کہ کشمیر مذاکرات کے معاملہ میں بھارت بد دیانتی سے کام لے رہا ہے پنڈت نہرو نے استصواب کی نئی بنیادوں کے متعلق جو کچھ کہا ہے وہ نئی بات نہیں وہ پہلے بھی اس قسم کی باتیں کر چکے ہیں اور اس بیان کے ذریعہ انہوں نے ۵۰ لاکھ کشمیریوں کے زخموں پر نمک پاشی کی ہے۔ جناب خورشید نے کہا پنڈت نہرو کہتے ہیں کہ بھارت نے مذہبی بنیادوں پر تقسیم کا نظریہ کبھی قبول نہیں کیا اس لئے بھارت کشمیر کو پاکستان کے حوالہ نہیں کر سکتا۔ پنڈت نہرو کا یہ بیان حیران کن ہے اس لئے کہ ہم کسی بنیاد پر بھی تقسیم کا مطالبہ نہیں کرتے ہمارا مطالبہ تو یہ ہے کہ کشمیر کے باشندوں کو جن میں مسلمان ہندو سکھ، بدھ اور عیسائی سب ہی شامل ہیں حق خود ارادی دلایا جائے لیکن پنڈت نہرو نے اب کشمیر پر اپنے غاصبانہ اور جارحانہ قبضہ کو برقرار رکھنے کے لئے تنازعہ کشمیر کی نئی توضیحات شروع کر دی ہیں۔ جناب خورشید نے کہا کہ کشمیری عوام بھارتی حکومت کے ان ہتھکنڈوں سے ہرگز متاثر نہیں ہوں گے ہم حق خود ارادیت کے حصول کے لئے جدوجہد جاری رکھیں گے اور غاصبوں کے ہر ہر مخالفانہ منصوبے کو ناکام بنا کر دم لیں گے۔

شیخ عبداللہ نے ایک بار پھر بھارتی پیشکش ٹھکرا دی

سیالکوٹ ۷ر فروری۔ مقبوضہ کشمیر سے آمدہ اطلاعات کے مطابق شیر کشمیر شیخ محمد عبداللہ نے ایک بار پھر بھارتی حکومت کی یہ پیشکش مسترد کر دی ہے کہ وہ ریاست میں رائے شماری کے موقف سے دستبردار ہو جائیں۔ بھارت کی اس پیشکش کے سلسلہ میں کشمیر لیگل ڈیفنس کمیٹی کے رکن سید مبارک شاہ شیخ محمد عبداللہ کو منانے کی کوشش کر چکے ہیں انہوں نے اس کوشش کے دوران کشمیری لیڈر کو یہ پیغام بھی دیا کہ اگر وہ بھارت کی تجویز قبول کر لیں تو ان کے خلاف نام نہاد سازش کا مقدمہ اور دوسرے الزامات واپس لے لئے جائیں گے۔ اسکے علاوہ جموں اور کشمیر کی وزارت عظمیٰ ان کو دیدی جائے گی۔ بتایا گیا ہے کہ شیخ محمد عبداللہ نے بھارت کی اس پیشکش کو یہ کہتے ہوئے ٹھکرا دیا ہے کہ ریاست میں استصواب کرانے کا مطالبہ کشمیری عوام کا متفقہ مطالبہ ہے اور ان کی ذات کو کشمیری عوام کی خواہشات کے خلاف استعمال نہیں کیا جا سکتا۔

بھارت کیلئے مزید ۴۱ لاکھ ڈالر کی امداد

نئی دہلی ۷ر فروری۔ اقوام متحدہ ہنگامی حالات کا سامنا کرنے کے لئے بھارت کو مزید اکتالیس لاکھ ڈالر (دو کروڑ روپے) کی امداد دے گی۔ اس بات کا انکشاف فنی تعاون کے ادارہ کے ڈائریکٹر مسٹر ڈیوڈ کے اوین نے اخباری نمائندوں سے ایک ملاقات میں کیا۔ مسٹر ڈیوڈ آج کل نئی دہلی آئے ہوئے ہیں۔ انہوں نے بتایا کہ بھارت کو ایک کروڑ ۸۰ لاکھ روپے کے لگ بھگ فنی امداد بھی دی جائے گی مسٹر ڈیوڈ نے یہاں وزیر خزانہ مرار جی ڈیسائی اور وزیر امداد باہمی مسٹر ایس کے ڈے سے ملاقات کی

چین نے پاکستان کو ہرا دیا

کراچی ۷ر فروری۔ چین کی فٹ بال ٹیم نے کل بہترین کھیل کا مظاہرہ کرتے ہوئے چوتھے اور آخری ٹیسٹ میچ میں پاکستان کو دو گول سے ہرا دیا۔ پاکستان کی ٹیم کوئی گول کرنے میں کامیاب نہ ہو سکی۔ چین نے دونوں گول وقفہ سے پہلے کئے۔ وقفے کے بعد پاکستان کے فارورڈ کھلاڑیوں نے گول اتارنے کی انتہائی کوشش کی۔ لیکن چین کے مضبوط دفاع کی وجہ سے ان کی کوئی کوشش بار آور نہ ہو سکی۔ چین نے کل کا میچ جیت کر ٹیسٹ میچوں کے موجودہ سلسلے میں پاکستان کی برتری ختم کر دی۔ چین اور پاکستان نے ایک ایک ٹیسٹ میچ جیتا ہے اور دو ٹیسٹ میچوں میں ہار جیت کا کوئی فیصلہ نہیں ہو سکا تھا

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۷